# حجِ بدل کے لیے کس کو بھیجا جائے؟

دارُالافتاء اھلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Aqs-682 تاریخ: 09-04-2016

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا حج بدل کرنے والا اپنے فریضہ حج کی ادائیگی سے بری الذمہ ہو جاتا ہے؟ مثلاً: ایک شخص پر حج فرض ہے کوئی دوسرا شخص حج بدل کروانا چاہتا ہے، تو اب اس پر دوبارہ حج کرنا فرض رہے گا یا نہیں؟ اور جس پر حج فرض نہ ہو، اس کو بھیجنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جس شخص پر حج فرض ہو، اسے کسی اور کی طرف سے حج بدل کرنا، یونہی جانتے ہوئے دوسرے کا اسے حج بدل کے لیے بھیجنا مکروہ تحریمی و ناجائز ہے، کیونکہ اس پر تو فرض ہے کہ اپنا حج ادا کرے اور ایسا شخص اگر حج بدل کے طور پر چلا بھی جائے، تو حج بدل کرنے کی وجہ سے اپنا حج ساقط نہیں ہوگا، وہ بدستور اس پر فرض ہی رہے گا اور جو شخص حج بدل کروا رہا ہو، اسے چاہیے کہ اس شخص سے معلوم کرلے کہ اس پر حج کا فریضہ پہلے سے ہی لازم ہے یا نہیں؟ اور لازم ہونے کی صورت میں اسے بالکل بھی نہ بھیجے اور جس پر حج فرض نہ ہوا ہو، اس کو بھیجنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لیے ایسے شخص کو بھیجا جائے، جو پہلے فرض حج ادا کر چکا ہو۔

حج بدل کے لیے کس کو بھیجا جائے، اس کے بارے میں ”نقایہ“ اور اس کی شرح ”فتح العنایہ“

میں ہے:”ومن عجز فاحج غیرہ سواء کان ذلک الغیر ذکرا او انثی حرا او عبدا ماذونا، حج عن نفسہ او لم یحج صح لکن یکرہ احجاج الانثی حرۃ او امۃ عن الذکر و کذا العبد کراھۃ تنزیھۃ واما من لم یحج عن نفسہ فمکروہ کراھۃ تحریم“یعنی جو شخص حج کرنے سے عاجز ہو اور اس نے اپنی جگہ کسی اور کو حج کروایا، چاہے وہ حج کرنے والا آزاد مرد ہو یا عورت یا پھر عبد ماذون ہو، اس نے اپنی طرف سے حج کیا ہو یا نہ کیا ہو، ان تمام صورتوں میں حج کروانے والے کا حج درست ہو جائے گا، لیکن آزاد مرد کی بنسبت آزاد یا غلام عورت یا غلام کو حج کے لیے بھیجنا مکروہ تنزیہی ہے اور اگر کسی نے حج فرض ہونے کے باوجود خود اپنی طرف سے حج نہیں کیا، تو ایسے شخص کو حج کے لیے بھیجنا مکروہ تحریمی ہے۔

**(فتح باب العنایہ شرح نقایہ، جلد1، صفحہ731، مطبوعہ کراچی)**

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:”جس پر حج فرض ہے اور نہ ادا کیا نہ وصیت کی، تو بالاجماع گنہگار ہے۔ اگر وارث اُس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہے، تو کرا سکتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ادا ہو جائے اور اگر وصیت کر گیا، تو تہائی مال سے کرایا جائے، اگرچہ اُس نے وصیت میں تہائی کی قید نہ لگائی ہو۔ مثلاً: یہ کہہ کر مرا کہ میری طرف سے حج بدل کرایا جائے۔“ **(بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1206، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:”بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لیے ایسا شخص بھیجا جائے، جو خود حجۃ الاسلام (حجِ فرض) ادا کر چکا ہو اور اگر ایسے کو بھیجا، جس نے خود نہیں کیا ہے، جب بھی حجِ بدل ہو جائے گا اور اگر خود اس پر حج فرض ہو اور ادا نہ کیا ہو، تو اسے بھیجنا مکروہ تحریمی ہے۔

**(بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1203، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

**واللہ اعلم** عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــــــــہ**

**المتخصص فی الفقہ الاسلامی**

**ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی**

01 رجب المرجب 1437ھ/09 اپریل 2016ء

**الجواب صحیح**

**مفتی محمد قاسم عطاری**



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے